

وَلَدَيْنَا آتِیٌ تُنْطَقُ بِالْحَقِّ

تھاں اور ہماس پاں کیکتاب ہے کہ حق ہے حق ہے



# جَمَاعَتِ نَوَافِل

۰ تَمَائِلَ کے کہتے ہیں؟

۰ تَمَائِلَ کی تعریف

۰ تَمَائِلَ کے ساتھ جماعت کرنے میں فقہاء احتجاف کا نظر یہ

۰ نَوَافِلَ کی جماعت موافقت کے ساتھ بدعت ہے

۰ چند ضروری وضاحتیں

۰ نَوَافِلَ شبِ معراج

۰ اَمَالَ شبِ برأت

۰ نَوَافِلَ شبِ قدر



تألیف

مولانا سید شاہ محمد ممتاز ارشادی

شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ رضویہ

مائز



اسٹوڈینس آرگنائزیشن

دارالعلوم اشرفیہ رضویہ

نام رسالہ \_\_\_\_\_ مسئلہ جماعت نوافل

تألیف \_\_\_\_\_ مولانا سید شاہ محمد متاز اشراقی

سن طباعت اول 2004 \_\_\_\_\_

سن طباعت ثانی 2016 \_\_\_\_\_

ملنے کا پتہ  
DarulUloomAshrafiyahRazaviah

دارالعلوم اشرفیہ رضویہ

سیکٹر 16 کلنس ہار اوونگی ٹاؤن کراچی

سرپرائز: 03112813939

03402101964

e [www.mumtazashrafi.com](http://www.mumtazashrafi.com)

Email: StudentsOrgD.A.R@gmail.com



MumtazAshrafi.edu

StudentsOrganizationDarulUloomAshrafiahRazaviah



## مدونات

نمبر شمارہ

نمبر شمارہ	مدونات	نمبر شمارہ
06	نوافل سے متعلق معلوماتی نوٹ	01
06	اختلاف ائمہ	02
08	اعمال کی اقسام (اعمال فریضیہ، اعمال فضیلہ، اعمال معصیت)	03
09	احناف کے نزدیک نوافل کی دو قسمیں ہیں	04
10	تمادی کے کہتے ہیں؟	05
11	علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ	06
13	صاحب الحجر الارائی کا نظریہ	07
14	صاحب خلاصۃ القتابی کا نظریہ	08
16	بنوی عالمگیری کا نظریہ	09
16	مشیش الائمه سرخسی کا نظریہ	10
17	صاحب حلی بیگر کا نظریہ	11
18	امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ کا نظریہ	12

20	صاحب فتاویٰ امجدیہ کا نظریہ	13
20	صاحب وقار الفتاویٰ کا نظریہ	14
21	چند ضروری وضاحتیں	15
26	نوافل شبِ مردان	16
27	اعمال شبِ برآت	17
29	نوافل شبِ قدر	18
29	صلوٰۃ اتنیج پڑھنے کا طریقہ	19
31	دعائے شبِ برآت	20



اسلوب ایمنی از گستاخانہ میشن دارالعلوم اسلام فیڈریشن پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله الامين  
وعلى آله واصحابه اجمعين

اما بعد

فَاعُوْذُ بِاللَّهِ مِن الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَإِنْ حَاجْتُكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِي لِهِ وَمِنْ أَثْبَتْمُ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ  
وَالْأُفَيْنَ أَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدْ اهْتَدُوا وَإِنْ تُوْلُوا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمُ التَّلْعُمُ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ بِالْعِبَادِ (٤٠) آل عمران، آیت ۴۰

**ترجمہ:** - ہمارے محظوظ اگر وہ تم سے جھٹ کریں تو فرمادو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوئے ہوں  
اور جو نیمر سے بھر دیوئے اور کتابیوں اور ان پر جھوٹ سے فرمادی کی تم تے گروہ رکھی پس اگر وہ گروہ رکھیں  
جب تو راپاگئے اور اگر مدنہ بھیزیوں تو تم پر تو یہ حکم پہنچا دیتا ہے۔ اور اللہ بندوں کو وہ بھجو دیتا ہے۔

فتھرے احادف نوافل کی جماعت علی سکل اللہ ای (تمن سے زندہ الفراوجماعت میں شامل ہوں) کو مکروہ  
تہذیبی لکھتے ہیں۔ دور حاضر میں جو لوگ نوافل کی جماعت کرتے ہیں وہ لوگ بھی اس کے قائل ہیں کہ نوافل  
کی جماعت علی سکل اللہ ای مکروہ تہذیبی ہے۔ اس اتفاق و اتحاد کے پیش نظر چاہیے یہ تھا کہ مقدس راتوں  
میں یعنی شبِ معرج، شبِ برات وغیرہ میں ایسے امور انجام دئے جاتے جو شریعت مطہرہ میں منسوون  
و مندوب ہوں اور اپنے دوسرا سے بھائیوں کو بھی ایسے امور کی جانب رفتہ دلاتے اور ان امور سے خود بھی  
بچتے اور اپنے دوسرا سے بھائیوں کو بھی بچاتے جو شریعت مطہرہ میں مکروہ و منسوون ہوں لیکن بد فہمی سے ہم  
ان مقدس راتوں میں نوافل کی جماعت تدارک کے ساتھ کر کے خود بھی اور اپنے بھائیوں کو بھی امور مکروہ

میں مشغول گردیتے ہیں اور اس مکروہ تحریکی کو انجام دینے میں اتنا دلیر ہو چکے ہیں کہ جن مساجد میں توافق کی یہ جماعت نہیں کرائی جاتی وہاں کے انہی کافر اکٹھ مخفی انجام دینا مشکل کر دیا جاتا ہے اور ان انہی مساجد سے اس طرح کارروایہ اور سلوک رکھنا جس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ فرض یا واجب کے حرج کے ہوں یہ سراسر اسلامی اخلاقی القدار کے خلاف ہے

اس لئے میں نے یہ محسوس ہیا کہ مسئلہ کی سمجھی نویس فقیہے احادف کے آراء انصافیات کے مطابق عوام اہلسنت کے سامنے واضح کر دیں میں نے اس موضوع پر قلم اخلاقیاد عابہ اللہ تعالیٰ میرے اس مضمون کو عتل سلیم اور طبع حلیم کیلئے باعث سکون و آرام بنانے آئیں۔

## نوافل سے متعلق معلوماتی نوٹ

توافق ناصلہ کی جگہ ہے

**لفوی تعریف** :- عطیہ اور زائد کام کرنے کے لئے ہے ہیں۔

**اصطلاحی تعریف** :- فرض سے زائد یا فرض کے علاوہ کوئی کام یا عبادت کرنا۔

ابو منصور کے مطابق نفل اور ناصلہ اس مقدار (عمل، اجر) کو کہتے ہیں جو مقررہ تحد او (فرض) سے زیادہ ہو، یعنی نکل اُنیں عبادت کا اجر فرض نمازوں کے علاوہ دیا جاتا ہے اور وہ اس مقدار عمل سے زیادہ ہے جو شرعاً نے مقرر کی ہے اس لیے اسکو ناصلہ کہا جاتا ہے **کتابہ زینت دار اللہوم ان شاء اللہ فی ما شاء**

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تبعین کے نزدیک سنت، مندوب، مستحب اور طیوع کے الفاظ باہم مترادف ہیں ان کی ادائیگی کی صورت میں ثواب توابلہ ہے مگر ترک کی صورت میں عذاب نہیں ہے۔ اس کی اقسام میں سے ایک سنت میں ہے جس سے مراد وہ اعمال ہیں جن کا رد اکردا امر شخص سے مطالبہ ہو۔ جب کہ دوسری حتم سنت کہایہ ہے جس کا مطالبہ بحیثیت اجتماعی ہوتا ہے۔

## اختلاف انصاف

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی نفل کو شروع کرنے سے اس کا وجوب لازم نہیں آتا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی نفل کو شروع کرنے سے اسکا وجوب لازم آتا ہے۔

قرآن کریم میں یہ لفظ اپنے اسی معنوی ہے مختار کے ساتھ صرف دو مقام پر استعمال ہوا ہے۔

(دوسرامقام) وَمِنَ الْيَلَى فَتَهْجَدْ بِهِ تَأْفِلَةً لَكَ (سورہ سارہ، آیت ۲۹)

**ترجمہ:** - اور رات کے کچھ حصے میں تجد کرو یہ خاص تحریر لئے ہے۔

**فائدہ:-** آیت مبارک میں تأولہ لک کا اللہ قابل غور ہے جس سے بخوبی تاقہل کا معنی علیہ اور زندگی کے ثابت ہوتا ہے کیونکہ تجد کی شمار، تدار و تجھگات کے علاوہ ہے جس سے اس کے زمانہ اور علیہ کا معنی اظہر من المحس ہے۔

جب اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے وارث کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو مستجاب فرمائے ہوئے یوں فرمایا

(دوسرامقام) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْخَنَىٰ وَيَعْقُوبَ تَأْفِلَةً (سورہ سارہ، آیت ۲۶)

**ترجمہ:** - اور تم نے اسے اسکا عطا فرمایا اور یعقوب پوتا۔

**فائدہ:-** اس آیت میں بھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے تجد کو کے بعد تأولہ کا لفظ اسی معنی میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے میئے کی نعمت مالکی اللہ تعالیٰ نے میئے کے ساتھ ساتھ زندگی پوتے کی بھی خوشخبری دی اور ارشاد فرمایا: وَيَعْقُوبَ تَأْفِلَةً

اس طرح تأولہ کا لفظ قرآن کریم کی طرح احادیث کریمہ میں بھی اسی معنی میں (علیہ اور زندگانم کے) استعمال ہوا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيَا فَقَدْ أَذْلَلَهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقْرَبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْمُتَرَضِّثِ عَنِي وَمَا يَرِدُ عَبْدِي بِتَقْرَبٍ إِلَيَّ بِالْمُؤْفِلِ حَقِيقَةً فَإِنَّ أَخْبَبْتُهُ كُلَّ شَيْءٍ عَنِ الَّذِي يَسْتَغْفِرُ بِهِ وَبَقْرَةُ الَّذِي يَنْصُرُ بِهِ وَيَدُهُ الَّتِي يَنْطَلُّ بِهَا وَرِجْلُهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلْتُنِي لَا أُغْطِينَهُ وَلَئِنْ

اشتَعَادُ فِي الْأَعْيُنَدَةِ، وَمَا تَرَدَّدَ عَنْ قَبْيٍ وَأَنَا فَاعِلُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكُونُ  
الْمَوْتُ وَأَنَا أَنْزَهُ مَسَاءَتَهُ (۲۵۰۶ ج ۲ ص ۹۳)

**ترجمہ:** - حضرت ابوہمیر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے کہ جو میرے ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میرا اقرب  
جن پیروں سے حاصل کرتا ہے ان میں بھی سب سے زیادہ و پسند ہے جو میں نے ان پر فرض کیا ہے بلکہ میرا  
بندہ برادر انل کے ذریعے میرا اقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور  
جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماحت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سستا ہے اور اس کی بصارت  
بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا باتح بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا حجج بن  
جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پختا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ  
میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں بھی تردی نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر  
مومن کی موت کا برا بھائیہ میں کیونکہ میں اس کے برابر بھائیہ کو مرانا سمجھتا ہوں۔

**فائدہ:** - مذکورہ بالاحدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وَعَلَيْكُمْ الْعِنْدِيَّةُ إِنَّ بِالنَّوْافِلِ  
(میرا بندہ برادر نوافل کے ذریعے میرا اقرب حاصل کرتا رہتا ہے) سے یہ امر بخوبی واضح ہے کہ نوافل کو  
فرائض و واجبات سے زائد شمار کیا جائے اور میکی نوافل کا معنی ہے جو تک حدیث مذکور میں اس بخطے سے بدلے  
چھٹا اقتصر طبقت غاییہ ہو جاؤ ہے جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ نوافل فرائض و واجبات کے خارجہ ہیں  
فقط میں نوافل کے مقام کی صحیح تعریف اس طرح کی گئی ہے: ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اعمال تین حصے  
ہوتے ہیں

(۱) اعمال فریضہ      (۲) اعمال فضیلہ      (۳) اعمال معصیت

**اعمال فریضہ:** - اللہ تعالیٰ کے ارادوں، مشیت، رضا، حکم، قضا، علم، بداشت اور لوح محفوظ کی حرر کے  
مطابق ہوتے ہیں

**اعمال فضیلہ:** - یہ حکم اللہ تعالیٰ کے امر سے تو نہیں مگر ان کے ارادہ اور رضا کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس میں زائد از فرض کاموں کیلئے ناقہ کی بجائے فضیلہ، کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ زائد از فرض نماز کیلئے صلوٰۃ الطیع کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

**اعمال معصیت:** - نہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے بلکہ یہ اعمال سراسر اللہ تعالیٰ کے غصب کا سبب ہوتے ہے۔

## احناف کے نزدیک نوافل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مُؤْكَد (۲) غیر مُؤْكَد

### مؤکد کی تعریف

جن کی اوائیں پر جی کر حیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی مواعبت فرمائی ہو اور دوسروں کو بھی تاکید فرمائی ہو۔ دن اور رات میں نوافل کی بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہونے کی بنیاد پر بہت رکھتی ہیں۔ ان کی بات جی کر حیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو کوئی دن اور رات میں بارہ رکعت پر مواعبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا"۔

### ترتیب

دور رکعت نماز فجر سے بیکل رسول نماز ایام و شوال و عاشورہ و عیادت دار الخلوم اشرافیہ +2

$$+6 = 2 + 4$$

چار رکعت نماز ظہر کے فرض سے بیکلے اور دور رکعت اس کے بعد

$$\underline{+4 = 2 + 2}$$

نماز مغرب اور عشا کے بعد دو دور رکعتیں

12

### غیر مؤکد کی تعریف

ان سے مراد یہ امور ہیں جن کو آپ نے گاہے گاہے ادا کیا ہو اور ان کی اوائیں پر اجزہ و ثواب کا وعدہ بھی فرمایا ہو مگر کرنے کی تاکید نہ کی ہو۔ یہے اعمال مندوب اور طیع بھی کہلاتے ہیں۔

اختلاف کے نزدیک تو اُن شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے مگر اتو زدینے کی صورت میں واجب الاعداد ہے یعنی ان کی قضا (دو بارہ پڑھنا) ضروری ہے۔

تو اُن میں مداومت ضروری ہے تاکہ انسان سچے طرح اس کی برکات سے مستفید ہو سکے۔ اُنکل بارہ مرتبہ کر بھی پڑھ سکتے ہیں اور اسی طرح آتے جاتے سواری پر بیٹھ کر بھی تو اُن پڑھنا جائز ہے چاہے سواری کا رخ کسی طرف بھی ہو۔

**نوت:-** اختلاف کے نزدیک دن میں تو اُنل چار چار رکعت پڑھنا بہتر ہے جبکہ رات میں دو دو رکعت۔ تو اُنل میں مختار محتاطاً صلوٰۃ الستقا، صلوٰۃ الترا و سعی وغیرہ میں تعمیراتیت ضروری ہوتی ہے دیگر تو اُنل مختار رات کے تو اُنل میں حضن نماز پڑھنے کی نیت کافی ہوتی ہے۔

## نداعی کسی کہتے ہیں؟

### در المختار میں

ای بکرہ لوعل سبیل النداعی بان یقنتی اربعہ بو احده

(ان اس ۵۲۳ مطیبوہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

**ترجمہ:-** یعنی تو اُنل کی جماعت کروہ ہے اگر ملی سبیل النداعی ہو (تم اُنی یہ ہے) کہ امام کے علاوہ چار

### اللعلوم اشر فیہار شوبہ رد المختار میں

ہو ان یہ دعو بعض بعضاً کما فی المعروف و فسرہ الواقی باکثراً وہ لازم معناہ

(ان اس ۵۲۳ مطیبوہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

**ترجمہ:-** وہ (تم اُنی) یہ ہے کہ ان نمازوں میں سے بعض، بعض کو جماعت میں شریک ہونے کی دعوت دے۔ جیسا کہ مغرب میں ہے اور اس تم اُنی کی تفسیر اُنی نے کثرت سے کی ہے اور یہ (تفسیر) اس کا لازم محتی ہے۔

**فائدہ ۵:-** تم اُنی کی تفسیر یعنی ہمارے سامنے آگئی۔

**اول:** - چار یا چار سے زائد مقتدی ہوں۔ اس تعریف کے پیش نظر مقدس راتوں میں کرائی جانے والی توافق کی جماعت کے مکروہ ہونے میں کوئی تکمیل کی سنبھالیں صحتی کی وجہ کی جماعت میں چار یا چار سے زائد مقتدی ہوتے تھے۔

**دوم:** - لوگوں کو توافق کی جماعت میں شریک ہونے کی دعوت دینا۔ اس تعریف کے پیش نظر بھی توافق کی جماعت کے مکروہ ہونے میں کوئی تردید نہیں ہے کیونکہ صلوٰۃ الصبح یا دیگر توافق کی جماعت کیلئے دعوت کا تعین کر کے لوگوں کو کوپڑا جاتا ہے کہ ہماری مسجد میں اتنے بے کے جماعت ہو گی اور یہ عمل دراصل لوگوں کو توافق کی جماعت میں شریک ہونے کی دعوت دینا ہے۔

**سوم:** - جماعت توافق میں کثیر لوگوں کا شامل ہوتا۔ اس تعریف کے مطابق بھی توافق کی جماعت مکروہ فہرے گی کیونکہ کثیر اعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔

### فتاویٰ رضویہ میں پر

"تمامی مذہب اسی میں اس وقت حجت ہو گی جب چار یا زیادہ مقتدی ہوں وہ تمیں تکمیل کراہت نہیں" (ن ۲، ص ۲۵۵ قدم) ان طبعوں کتبہ رضویہ کریمی

**تداعی کے ساتھ توافق کی جماعت کے بارے میں**  
**فقہائی احسان فقہائی احسان**  
**علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کاظمی**

والنفل بالجماعة غير مستحب لانه لم تفعله الصحابة في غير رمضان  
 (رواختاریج، ص ۵۶۳)

**ترجمہ:** - اور انفل (کی اواجگی) جماعت کے ساتھ غیر مستحب ہے اس لئے کہ غیر رمضان میں صحابہ رضوان اللہ علیہم السلام نے جماعت کے ساتھ اوانیں فرمائی۔

**فائدہ:** - شریعت مطہرہ جو ماخوذ ہے قرآن و حدیث سے، اس میں دو اصول ہیں  
 (۱) اس کی بحث اور مرے ہے      (۲) نبی اس کی بحث تو اسی ہے

اس امر و نبی سے ثابت ہوتے والے ادکام کو مأمورات و منہیات کہتے ہیں اور اس سلسلے میں مأمورات و منہیات کی اقسام، ان اقسام میں یکسانیت ازروئے تحد اور ازروئے مقابل کے جس حسن خوبی کے ساتھ اعلیٰ حضرت نما احمد رضا غانق قاضل بر طبعی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کی ہیں سابق فتحیاء کرام کے ذخیروں میں کہیں نظر نہیں آتی (جسے آپ فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۳۷۱ تا ۳۷۵) مطبوخہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی میں ملاحظہ فرمائکے ہیں) اس کا کچھ حصہ ذیل خدمت ہے

”مگر تو فیض اللہ تعالیٰ حقیقی فتحرب خللوں سے پاک ہے اوس نے خاہر کیا کہ  
بلکہ ادکام گیارہ ہیں پانچ جانب فعل میں تمہارا فرش، واجب، سنت، موکدہ، غیر موکدہ،  
مستحب اور پانچ جانب ترک میں مختص اخلاق اولی، کروہ، متزینی، اساعت  
کروہ، تحریکی، حرام جن میں میزان مقابلہ اپنے کمال اعتدال پر ہے کہ ہر ایک اپنے  
نقشہ کا مقابلہ ہے اور سب کے چھ میں گیارہ ہوں مباحث خالص“

(فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۳۷۵)

ان گیارہ اقسام میں سے ایک فتحرب ہے مباح جس کا حکم شریعت میں یہ ہے کہ اس کے کرنے پر کوئی ثواب نہیں ہے علماء شافعی رحمہ اللہ علیہ نے دو فل کی جماعت کو فتحرب مستحب قرار دیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی جماعت کرانے میں کوئی ثواب نہیں ہے۔ یعنی جماعت کا ثواب نہیں ملتا ہے سمجھو میں نہیں آتا کہ ان مقدس راتوں میں لوگوں کو ایسے کام کیلئے کیوں جن کیا جاتا ہے جس کے کرانے میں جماعت کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ لوگ بھی اتنے بھولے بھالے ہیں کہ سمجھے بغیر ان کے بلا نے پر بحق ہو جاتے ہیں۔

## علامہ شاہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

هل يحصل بهذا الاقتداء قضيلة الجماعة ظاهر ما قدمناه

من ان الجماعة في التطوع ليست بسنة يقييد عدمه تأمل (روالقرآن، ج ۱، ص ۵۲۲)

ترجمہ

**سوال:** کیا انہیں کی جماعت میں ہونے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوتی ہے؟

**جواب:-** ظاہروہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کر دیا کہ نفل کی جماعت سنت (منتخب) نہیں ہے اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ (آپ اس مسئلہ میں) خور و غور کریں

## نوافل کی جماعت مواظبت کے ساتھ بدعت بے

### (۱) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

واد کاد علی سبیل المواظبة کان بدعة مکروہ (رواۃ ابن حبان، ج ۱، ص ۵۲۶)

**ترجمہ:-** اور اگر (نفل کی جماعت) مواظبت کے طور پر ہو تو بدعت کر دہو ہے

**مواظبت کا مفہوم:-** مواظبت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر آپ نے آج چار رکعت نفل ادا کی تو آئندہ کل بھی چار رکعت نفل ادا کریں گے اور اسی طرح آتے والے دنوں میں بھی باقاعدہ ادا کرتے رہیں گے

**مثال:-** ایک سال شب مهراج اور شب برأت کی آمد پر نوافل جماعت کے ساتھ ادا کی گئی تو آئندہ سال بھی ادا کرتے ہیں بلکہ ہر سال مقدس راتوں میں ادا کرتے ہیں یہ بھی مواظبت کی ایک نفل ہے

**فائدہ:-** اس مواظبت کے ساتھ نفل کی جماعت کو علامہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کر دہا رہے ہیں اب قبیلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے کہ مقدس راتوں میں بدعت کر دہ کام کو اپنا میں یا امور مستحب کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقے یہم سب کی رہنمائی فرمائیں۔ آمین

**نوٹ:-** یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ یہاں بدعت سے مراد بدعت حد نہیں ہے اس لئے کہ بدعت حد منتخب ہوتی ہے نہ کہ مکروہ۔

### (۲) صاحب البحر الرائق رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

ولا يصل تطوع بجماعۃ غير التراویح وماروی من الصلوۃ فی الاوقات

الشريفة کليلۃ القدر ولیلة النصف من شعبان ولیلۃ العید و عرفة

والجمعة وغيرها تصل فرادی (ن، ص ۵۲)

**ترجمہ:-** اور تراویح کے سوا انقل جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جائے گی اور اوقات شریف میں جو نماز روایت کی گئی ہیں جیسے شب قدر، پذر ہویں شعبان، عیدگی و دنوں راتیں، عرف، جحد وغیرہ (ان سب کی نمازوں) تجاپڑھی جائیگی۔

**فائدہ ۵:-** علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے نوافل کی جماعت کیلئے کہا ہے کہ ابہت کی بجائے "لا يصلی" استعمال کیا جو صیغہ اُنٹی ہے اور شریعت مطہرہ میں اگر کسی کام کو صیغہ اُنٹی سے منع کیا جائے تو یہ ممانعت صیغہ اُنٹی سے تیارہ مونکد ہوتی ہے۔

## اعلحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے بین۔

"نقیبائے کرام نے مسجد میں اذان دینے سے بخصوص اُنٹی منع فرمایا کہ صیغہ اُنٹی سے تیارہ مونکد ہے عبارات کثیرہ اصل فتوے میں گذریں اور نقیباء کا یہ صیغہ غالباً اس کے ناجائز ہونے پر ولات کرتا ہے" (تابیہ، غوین، ۲، ص ۵۳۷ قدم اندر)

## (۲) صاحب خلاصہ الفتاوی کاظمی

ولا يصل تعلوٰ بجماعۃ الا فی شهر رمضان و عن شمس الاتمۃ السرخسی ان التعلوٰ بالجماعۃ يکرہ و اذا كان علی سبیل التداعی اما لو اقتدی واحد او اثنان بوحدة لا يکرہ و اذا اقتدی ثالثة بوحدة اختلف فيه او ان اقتدی اربعۃ بوحدة كره اتفاقاً

(ن ۱، ص ۱۵۲)

**ترجمہ:-** اور انقل تمثیل مuhan کے علاوہ جماعت کے ساتھ شیخ پڑھی جائیگی (شاید صاحب خلاصہ الفتاوی ماؤں رمضان میں ہونے والی تراویح کی جماعت کے پیش نظر ماؤں رمضان کی قید لگا ہے ہیں) اور شمس الاتمۃ سرخسی سے مردی ہے کہ انقل تمثیل جماعت کے ساتھ اس وقت تکررو ہے جب علی سکل التداعی ہو، اگر امام کے سوا ایک یا وہ متعدد ہوں تو مکرہ نہیں ہے اور جب امام کے سوا تین متعدد ہوں تو (اُنکی کہاہت میں) اختلاف ہے اور اگر امام کے سوا چار متعدد ہوں تو بالاتفاق تکررو ہے۔

**فائدہ:-** پوچکہ نام کے سواتین افراد کا نسل جماعت میں شرکت ہوتا تھی حدیث سے ثابت ہے اس لئے اس تعداد تک سمجھائیں ہے لیکن اس سے زیادہ تعداد کی جماعت ثابت نہیں ہے اس لئے فقہاء کرام سعیہ کرتے ہیں فقہاء کرام کے درمیان دو اور تین کا اختلاف اس لئے ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے چچے نسل کی جماعت میں حضرت انس اور حضرت میمیر رضی اللہ عنہ مخصوص اور ان کے چچے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دادی حضرت ملکہ رضی اللہ عنہا تھیں فقہاء کرام کا ایک گروہ صرف مرد کا اعتبار کرتے ہوئے دو مقتنی بیک کی نسل کی جماعت کو بدل کر ابتدی جائز کیتے ہیں جبکہ دوسرے اگر وہ نبی کریم ﷺ کے سواتینوں مقتنی بیک کا اعتبار کرتے ہوئے تین بیک نسل کی جماعت بدل کر ابتدی جائز کیتے ہیں۔ اور وہ حدیث یہ ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. أَنَّ جَذَّةَ، مَأْيِلَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا مِنْ صَنَعَتْهُ لَهُ. فَأَكَلَ مِنْهُ لَهُ قَالَ "قُومُوا فَلَا أَصِلُّ لَكُمْ". قَالَ أَنَسٌ فَقُنْثَتِ إِلَيْهِ حَصِيرٌ لَنَاقِدٌ أَسْوَدٌ مِنْ طُولِهِ مَا لِيْسَ. فَنَضَخَتْهُ بِسَيَاعٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَقَتْ وَالْيَتِيمَةُ وَرَاءَهُ. وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِهَا. فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ لَهُ اَنْصَرَفَ.

(ب) بخاری (۱۱، ص ۵۵) ح ۱۳۸۹ ح ۱۱۶۴ ح ۱۱۶۲ ح ۱۱۶۳ ح ۱۱۶۰ ح ۱۱۶۱)

**ترجمہ:-** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی حضرت ملکہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بایا جو آپ کے لیے تیار کیا تھا آپ نے تاول فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ کھلے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی چنانی کی طرف اخراج زیادہ عرصہ گذر جانے کے باعث کافی ہو گئی تھی میں نے اس پر پانی پھیز کا۔ رسول اللہ ﷺ کھلے ہو گئے تو میں نے اور ایک شیخ نے آپ کے چچے صرف بیتل اور بوز مگی لامبے چچے تھیں پس رسول اللہ ﷺ نے میں دور کعت نماز پڑھائیں پھر آپ تشریف لے گئے۔

## علامہ بدر الدین عیسیٰ رحمة الله عليه اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں

کرہ اصحابنا و جماعتہ آخر و النفل بالجماعۃ فی غیر رمضان (ابو القاری ن ۱۳ ص ۱۱۲)

**ترجمہ:** - ہمارے اور وہ سری جماعت کے نزدیک غیر رمضان میں نفل کی جماعت سمجھ رہی ہے۔

### (۴) فتاوی عالمگیری والوں کا نظریہ

التطوع بالجماعۃ اذا كان على سبيل التداعی بکرہ (ن ۱۱ ص ۳)

**ترجمہ:** - نفل کی جماعت جب ملکی سبیل التداعی ہو تو کرہ رہی ہے۔

### (۵) شمس الانہامہ السر خسی رحمة الله عليه کا نظریہ

والاصل في التطوعات ترك الجماعة فيها ما خلا في أيام رمضان لاتفاق الصحابة عليه  
و كسوف الشمس لورود الآثار فيه الا ترى ان ما يؤدي بالجماعۃ من الصلة يؤذن لها  
ويقام ولا يؤذن للتطوعات ولا يقام فدل انها لا تؤدي بالجماعۃ (ابیوزہ سر خسی ن ۲۸ ص ۲۹)

**ترجمہ:** - اور نوافل میں اصل یہ ہے کہ اس کی جماعت نہ ہو سائے قیام رمضان (فتاویٰ) کے اس لئے کہ  
اس کی جماعت پر صحابہ کا اتفاق ہے اور سورج گرفتار ہونے کی نہایت کے اس لئے کہ اس کی جماعت پر حدیث موجود ہے  
- کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جو نہایت جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کے لئے اذان و اقامت کی جاتی ہے اور  
نوافل کے لئے اذان و اقامت ضمیں کی جاتیں ہیں (نوافل کے لئے اذان و اقامت کا نہ ہوتا) اس پر دلیل ہے کہ  
نوافل کو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

### شمس الانہامہ السر خسی رحمة الله عليه دوسری جگہ لکھتے ہیں

ولم ينقل اداؤها بالجماعۃ في عصره \*\*\* ولما في زمان الصحابة رضوان الله عليهم أجمعين

(ابیوزہ سر خسی ن ۲۸ ص ۲۹)

**ترجمہ:** - نبی کریم ﷺ کے زمانہ قدس میں اور شاہ سحابہ رضوان اللہ علیہم السلام احمد بن حنبل کے زمانہ میں نوافل کی جماعت منقول ہے۔

**فائدہ:** - یہ جو مشہور ہے کہ بعض مشائخ کرام سے نوافل کی جماعت ثابت ہے یہ وہ مشائخ کرام میں جو نہ بجا غیر احتساب تھے اس لئے ان کا یہ عمل تم احتساب کے لئے دلیل نہیں ہے سکتا ہے۔

## حضرت علامہ شاہ عبد الحق محدث دبلوی رحمۃ اللہ علیہ ان مشائخ کا نام بباتے بونے لکھتے ہیں۔

وكان خالد بن معدان ولقمان بن عامر وافقهما اسحاق بن راحويه يحيى هذه الليلة  
بجماعـة في المسجد (ابن ماجہ) (۳۶۰)

**ترجمہ:** - اور وہ (نوافل کی) جماعت کرانے والے خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور ان دونوں کی (نوافل کی) جماعت میں موافق تھی اسحاق بن راحويہ نے، اس رات میں یعنی پندرہ ہویں شعبان کی رات میں یہ لوگ جماعت کے ساتھ مسجد میں (نوافل پڑھتے تھے)

## (۱) صاحب حلبي كبير كان ظريه

واعلم ان التقل بالجماعـة على سبيل التذاعن مكروه على ما لا قدره ما عدا التراويم  
وصلوة الكسوف والاستقاء فعلم ان كلام من صلوة الرغائب ليلاً أول جمعة من رجب  
وصلوة البراءة ليلاً النصف من شعبان وصلوة القدر ليلاً السابع والعشرين من رمضان  
بالمجـمـعة بـدـعـة مـكـرـوهـة (مسنون)

**ترجمہ:** - اور آپ جان لیں کہ تقل کی جماعت علی سبک التذاعن مکروہ ہے (اس قاعدے پر) جو گذر پڑکا ہے سوائے تماز تراویح، تماز کسوف (سورج گرفتار ہن کی تماز) اور تماز استقاء (بارش طلب کرنے کے لئے پڑھی جانے والی تماز) کے، پس جانا گیا کہ ہر ایک یعنی رجب کے میانے کے پہلے تین کی رات صلوة الرغائب پندرہ ہویں شعبان کی رات کی صلوة البراءات اور (ما) رامضان کی تائیسی شب کی صلوة القدر کی جماعت بدعت مکروہ ہے۔

**فائدہ:-** آپ علامہ شیخ ابراهیم طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اور ان کے ترجیس کو بار بار پڑھئے تاکہ اس عبارت کو سمجھنے میں آپ سے خطا نہ ہو۔ عبارت مذکورہ میں کتاب صاف اور واضح لکھا ہوا ہے کہ ان مقدس راتوں میں کرائی جانے والی جماعت بدعت کمرد ہے۔ اس سے پہلے علامہ شاہی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بھی گزرنچکی ہے کہ انل کی جماعت اگر موافقت کے ساتھ ہو تو بدعت کمرد ہے جبکہ یہاں طیبی کیہر کی عبارت میں موافقت کا لکھا بھی نہیں ہے۔

## (۷) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

**نوٹ:-** میں فتاویٰ رضویہ سے سوال اور جواب دونوں نقش کر رہا ہوں تاکہ یہ کتبے کی گنجائش نہ رہے کہ فتاویٰ رضویہ سے اپنے مطلب کی عبارت نقش کی ہے اور سیاق و سبق کو پچھوڑ دیا ہے۔

### مسئلہ

از اکثر گوایاں مذکورہ اسک مرسل مولوی تواریخ احمد صاحب غرہ ذی الحجه ۲۱

(۱) نقش کا سوائے تراویح و نماز کسوف و خسوف بجماعت منوش ہونا تو معلوم ہے لیکن بعض مشائخ کے یہاں جو باقیار کسی کتاب کے بعض نمازیں نقش کی مثل صلوٰۃ تھائے عربی (۲) نقش قبل آخری جمع کے) اور نقش شب برآت بجماعت ادا ہوتے ہیں ان کی کلیا اصل ہے جو الاعکس بناء پر ہے اور مخالفت کیوں ہے جن فتاویٰ کی رو سے جواز نہ کیا ہے وہ کہاں تک معتبر ہے (۳) نقش یوم عاشورہ ہم کو پڑھنا مناسب ہے یا نہیں؟

**جواب:-** (۱) ہمارے اگر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ندویک تو افضل کی جماعت بدایتی کمرد ہے اسی حکم میں نماز خسوف بھی داخل کہ وہ بھی تھا پڑھی جائے اگرچہ نام بحد حاضر ہو کمانی الشافی عن استنبیل عن البر جندی حلیہ میں ہے "اما الجمعة في صلوٰۃ الخسوف فظاهر کلام الفقیر من اهل المذهب كراحتها الت معرف تراویح و صلوٰۃ الکسوف و صلوٰۃ الاستقامة مستحبہ ہیں و ذلك بوفاق انصتنا عله الاصم فالخلف في الاخر في الاستنان دوہ العجوار كما صریح به في الدار المختار

تمامی مذہب اسی میں اس وقت تحقیق ہو گئی جب چار یا زیادہ متقدی ہوں وہ تمکن کراحت نہیں فی الدر بکرہ ذلك لو علی سبیل التدعی باد یقنتی اربعۃ بوحد کما فی الدراۃ فی الطھطاوی علی مرافقی الفلام فی افتداء ثللۃ الاصم عدم الكراهة تماز قضاۓ عمری کے آخر جمعہ ما وہارگ ر مندان میں اس کا پڑھنا اختراع کیا گیا ہے اور اس میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نماز سے عمر بھر کی اینی بندگیاں پاپ کی بھی تقاضیں اتر جاتی ہیں بعض باطل و بدعت سید شیعہ ہے کسی کتاب معتبر میں اصل اس کا ناشان نہیں نماز شب برأت اگرچہ مثالگر کرام قدست اسرار ہم تے بھمائت بھی پڑھی قوت القلوب شریف میں ہے۔  
یستحب احیاء خمسی عشرہ لیلۃ الی قولہ لیلۃ النصف من شعبان وقد كانوا يصلوون فی هذه اللیلۃ ما نه رکمة بالف مرة فل هو الله احد عشرات كل رکمة ويسمعون هذه الصلاة صلاة الخير ويتعزفون برకتها ويجتمعون فيها وربما صلوها جماعة او ربیکم مذہب علمائے تابعین سے القمان بن عامر و خالد بن مهدان اور الحسن مجتبیین سے الحنفی بن راہو یہ رحمہ اللہ علیہم اجمعین کا ہے حکم ہمارے انہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافہ ہے وہی ہے کہ جماعت بہدائی ہو تو حکم ہے کمانص علیہ فی المزایۃ او التنار خانیۃ والحاوی القدسی والحلیۃ والفنیۃ ونور الایضام و مرافقی الفلام والاشیاء وشروحہا والدر المختار وحواشیہ وغیر ذلك من الكتب معتمدة

(۲) عاشر ایام قاضل سے ہے اور تماز بہترین عبادات اور اوقات قاضل میں اہل صالح کی تکمیل قائم کیا مطلوب و مندوب گر اس دن تو اُن مہینہ بطرق خصوص میں جو حدیث روایت کی جاتی ہے علماء سے موضوع اور باطل بتاتے ہیں کما صرسم بد ابن الجوزی فی موضوعاته واقفہ علیہ فی الآی موضعات کبیر مطابق قاری میں ہے صلاة عاشراء موضوع بالاتفاق و الله تعالیٰ اعلم (۳۵۶)

**فائدہ:-** خط کشیدہ ہمارت کو ذرا غور سے پڑھئے آپ کی سمجھی میں یہ بات آجاتی ہے کہ جن مثالج کو تو اُن کی جماعت کیلئے دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ مثالج ہمارے یعنی حقیقی نہیں ہیں اس لئے المختصر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے انہر کافہ ہب تو اُن کی جماعت کے باب میں وہی کراحت کا ہے۔

## (۸) صاحب فتاویٰ امجدیہ کاظمی

مسنونہ (۳۱۲)

مسئول مولوی محمد حسن صاحب طالب علم درج دوم، مدرسہ المشت ۲۸، برائے الاول بیان کیا فرماتے ہیں ملائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک ایسے گاؤں میں گیا، یا وہی کاربئے والا ہے جہاں جحد پڑھایا جاتا ہے مگر شرعاً باطل ہے جاگز ہے۔ لوگوں نے اس کو باصرار حرام بتایا۔ اگر یہ مسجد میں تجاءے مگر میں غیر پڑھ لے تو لوگ بدگمان ہو گئے اور بر اجانبیں گے اور مسئلہ ظاہر کرے تو فاد پر آمادہ ہو گئے، یا اگر جحد پڑھیں تو غیر بھی چھوڑ جائیں گے آنحضرت و زمین ایک روز مسجد کی صورت دیکھ لیتے ہیں یہ بھی ترہے گا اسی حالت میں زید نے اس خیال سے کہ ان لوگوں کا جحد تو بہر حال نہیں ہوتا اگر میں جحد کی نیت کروں تو شرعاً گناہ بھی لازم آیا۔ میں اپنے عمل کو یکوں باطل خبر نہیں۔ نفل کی نیت کر کے دور کعت پڑھادی اور خطبہ یہ نیت و عظیم پڑھا پھر بعد کو تکمیل ہے۔ کیا شرعاً زید پر کوئی الزام ہے؟

**حوالہ:-** جس گاؤں کے لوگ پڑھتے ہیں انہیں منع نہ کیا جائے مگر خود پڑھا، یا الامت کرنا، اور مسئلہ شرعی کو چھپانا کیوں نکر رواہو سکتا ہے، بلکہ یہ شخص اگر عالم ہے اور جحد کی الامت کرتا ہے اگرچہ نیت نفل تو عوام کے خیالات کی اور تائید کرتا ہے لہذا اسکی صورت میں افتنج ہے ایسی میں حکوم کو سمجھا کے کہ قساوی کی توبت نہ آئے اور لوگوں کی بدگمانی کے خیال سے ناجائز کام کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ نفل نماز بجماعت سے تدابی کے ساتھ پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ کما ہو مصرم فی الكتاب یکلی یعنی پڑھنا بھی اسی وجہ سے منع ہے کہ جحد تو ہو گا نہیں بلکہ یہ نماز نفل ہو گی اور نفل بجماعت سے منع ہے۔ روایتیں ہیں صلوٰۃ العید و مسئلہ الجمعة مقولہ بمعاًلا یصہ ای علی اندھے عید والا فهو نفل مکروہ لاداہ بالجماعۃ۔ اور جب یہ شخص مسئلہ شرعیہ بیان کر دے گا تو بدگمانی کی کوئی وجہ نہیں، کہ بدگمانی تو یہی تھی کہ یہ نماز جحد کا تارک ہے اور مسئلہ کتبے کے بعد یہ الزام جاتا رہا واللہ تعالیٰ اعلم (التویہ ۱۷، ۱۸۵)

## (۹) صاحبِ وقار الفتاویٰ کاظمی

**الاستفتاء:-** کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسئلہ ذمیل کے بارے میں کہ:

صلوٰۃ اُسیں پا جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ فتویٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے مرحمت فرمائیں تاکہ لوگوں کی سمجھ رہنمائی ہو جائے۔ نیز کیا امام اور مفتولی یا آواز بلند تسبیح کے کلمات ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**الجواب:** - صلوٰۃ اُسیں میں تمام بھجوں پر، جہاں معین تعداد میں تسبیح پڑھتی ہے ہر نمازوی کو وہ تعداد پر یعنی کرنی ہے جماعت کی صورت میں تمام منتظری اور امام ساتھ ساتھ تسبیح پڑھی کریں یہ دشوار ہے لہذا صلوٰۃ اُسیں علیحدہ علیحدہ پڑھنی پڑتی چاہیے

نمازوں میں جماعت کی صورت میں، جن نمازوں میں جبر واجب ہوتا ہے جیسے مغرب، عشاء، فجر، جمعہ، عیدین، اور نمازوں تراویح کے علاوہ جبر نہیں۔ اور جبر بھی صرف قرأت میں ہوتا ہے نہ کہ تسبیحات وغیرہ میں لہذا صلوٰۃ اُسیں کی تسبیح کو زور سے پڑھنا تاجرا کرے۔ (دعاۃ اللہ علی ن ۲۰۲ ص ۷۴)

## جن德 ضروری و صاحتیں

### (بہلی و صاحت)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ توافق کی جماعت بتدائی کے ساتھ کمرودہ تجزیہ ہے کمرودہ تجزیہ کیسی ہے اس کے اس کی جماعت کرائی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اس سلسلے میں پہلی گزارش توجہ ہے کہ اگر آپ نے رسالہ حداکے مظاہر کو پڑھا ہوگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو گا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے مواعظت کے ساتھ بہدائی توافق کی جماعت کو بدعت کمرودہ لکھا ہے، ابراہیم طلبی تخلی رحمۃ اللہ علیہ نے مواعظت کی قید کے بغیر بتدائی توافق کی جماعت کو بدعت کمرودہ لکھا ہے اور علامہ احمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے بتدائی توافق کی جماعت کو ناجائز و ممنوع لکھا ہے اگر آپ نے رسالہ حداکے مطالعہ کے دوران فقیہائے کرام کی ان عبارتوں پر خور نہیں کیا تو اور مہربانی پھر پڑھیے تاکہ مسئلہ شمروز کی طرح آپ پر روشن ہو جائے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بتدائی توافق کی جماعت کو فقیہائے کرام مستحب قرار دیتے ہیں بلکہ کمرودہ تجزیہ کیتے ہیں اور آپ اس کی جماعت اس اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں جیسے کہ فقیہائے کرام نے جماعت کو مستحب لکھا ہو۔ کبھی آپ نے خود کیا کہ کمرودہ تجزیہ کیس فصل کے ترک سے لازم آتی ہے اگر نہیں تو اب آپ بنیے۔

واجب کا ترک مکروہ تحریکی ہے اور سنت کا ترک مکروہ تحریکی ہے یہ اچھا نہیں لگنے کے ایک آدمی بابس سنت میں ہو اور اس کا فضل ترک سنت ہو۔

### علامہ سید احمد طحطاوی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حاصلہ ان الفعل ان تضمن ترک واجب مکروہ تحریما و ان تضمن ترک سنة مکروہ  
تنزیہا الکن تتفاوت کراہة في الشدة والقرب من التحرير بحسب تأكيد السنة  
(عائیۃ الخطاطی علی مرافق الفتاویں ص ۱۸۶)

**ترجمہ:** - "بہت کا حاصل یہ ہے کہ فضل اگر ترک واجب پر مشتمل ہو تو مکروہ تحریکی ہے اور اگر ترک سنت پر مشتمل ہو تو مکروہ تحریکی ہے لیکن اس کی کراہت شدت میں اور تحریم سے قریب ہونے میں تاکید سنت کے اعتبار سے فرق ہے"۔

مطلوب یہ ہے کہ بعض مکروہ تحریکی قریب کردہ تحریکی کے ہوتی ہے یعنی سنت کی بھی تاکید ہو گئی اس کے ترک پر کراہت کا وسایہ حکم ہو گا اب اس تناظر میں آپ خود فیصلہ بیکی کہ مذاقی کے ساتھ نوافل کی جماعت کی کراہت کی شدت کس درجہ میں ہے۔ لیکن اس فیصلہ کے وقت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ علی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارتیں پیش نظر رہیں۔

### دوسری وضاحت

بعض لوگ لگتے ہیں کہ لوگوں کو رفتہ دلانے اور سخنانے کی غرض سے جماعت کرتے ہیں۔

غرض ہے کہ آپ رفتہ دلانے کا وہ طریقہ اپنائیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور رسول ﷺ سے اپنے اصحاب کو صلوٰۃ اُستیج کی جانب راغب فرمایا تھا ایک دفعہ بھی جماعت کر کے رفتہ دلانا ثابت ہیں ہے۔ حدیث ثریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بھائی! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا تم کو بخش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، وہ خصائص ہیں کہ جب تم کو بخش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، وہ بڑا پوچھیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلوٰۃ اُستیج کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا: اور اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو

اور اگر روزہ روز پڑھ سکو تو جد میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔

جبکہ سختی کی بات ہے تو آج کے دور میں لوگ اس قدر چالاک ہیں کہ ایک عالم دین اگر کوئی مسئلہ بتتا ہے تو اس بتائے ہوئے مسئلہ میں وہ کیزے نکال دیتے ہیں جس سے یہ ہاڑ دیتے ہیں کہ آپ بتا تو ہے ہیں لیکن ہم آپ سے زیادہ اس مسئلہ کو سمجھ رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر وہ یا پندرہ سو سلواہ تسبیح پڑھنے کا طریقہ بتایا جائے تو میں فہیں سمجھتا کہ لوگوں کو اس کا طریقہ سمجھ میں نہ آئے۔ سلواہ تسبیح کی جماعت کرنے کی بناء پر لوگ اتنے سوت ہو گئے ہیں کہ اس کے پڑھنے کا طریقہ سیکھنے کی کوشش ہی فہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سوائے اس سالانہ جماعت کے سلواہ تسبیح فہیں پڑھ پاتے۔

### تیسرا وضاحت

بعض لوگ فتاویٰ رضویہ کی اس عبارت سے اپنے دعا پر دلیل قائم کرتے ہیں "اور بہت اکابرین دین سے جماعت نوافل بالتدابی ثابت ہے اور عموم فعل خیر سے منزد کے جائیں علامت و حکماء ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے"

(ن، ۳، ص ۲۶۷) مطہر مکتبہ، عدویہ آر، بیان کریمی

عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الکاملی حذف کردہ عبارت پر درستیگی سے غور کیجئے تاکہ عبارت کا اصل مقصد خاہر ہو سکے اس کم علم نے عبارت سے جو کچھ سمجھا ہے وہ آپ کی نظر ہے امید ہے کہ قول فرمائیں گے۔

**یہلا جملہ:-** "اور بہت اکابرین دین سے جماعت نوافل بالتدابی ثابت ہے" ان اکابرین کے امامے گرامی خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الکاملی فتویٰ میں گذر رکھے ہیں آپ نے ان اکابرین دین کے امامہ بتانے کے بعد لکھا کہ "مگر ہمارے اگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافر ہب وہی ہے کہ جماعت بتدابی ہو تو مکروہ ہے" (آپ کا یہ فتویٰ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۸۱ پر موجود ہے) اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ جن اکابرین کی بات ہو رہی ہے وہ سب غیر احتراف ہیں اور ہم پہلے لکھ رکھے ہیں کہ ہم احتراف کے لئے غیر احتراف کا عمل دلیل فہیں ہو سکتا ہے۔

**دوسرے جملہ:-** "اور ہوامِ نحل خیر سے منع کئے جائیں ملائے امت اور حکماء ملت نے اسی ممانعت سے منع فرمایا ہے" واضح رہے کہ شریعت مطہرہ کا یہ قاعدہ ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر تمازِ عید سے پہلے نفل نماز نہ گھر میں پڑھی جائے اور نہ عید گاہ میں۔ فتنہ کی تقریباً ساری آنکھوں میں بھی لکھا ہے، لیکن ہوامِ انس میں سے کوئی شخص عید گاہ میں نماز عید سے پہلے نفل نماز پڑھنے لگے تو اسے منع نہیں کیا جائیگا کیونکہ وہ شخص کہنی یہ نہ کہجھ پڑھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی بندگی سے روکا جا رہا ہے ایسے شخص کو پہلے مسئلہ بنا اور سمجھادیا جائے تاکہ اس وقت نفل نماز پڑھنے یا پھر بعد میں اسے سمجھادیا جائے تاکہ آئندہ ایمان کرے، خاص اس وقت منع کرنے سے روکا گیا ہے۔ اب اگر کوئی یہ سمجھ پڑھنے کے پوچھنکہ فقیہ کرام نے ایسے شخص کو جو نماز عید سے پہلے عید گاہ میں نفل نماز پڑھ رہا ہو، روکنے سے منع کیا ہے لہذا عید گاہ میں نماز سے پہلے نفل نماز پڑھی جاسکتی ہے تو یہ سراہر اسکی غلطی ہوگی۔ جب آپ نے یہ مسئلہ سمجھ لیا تو اب یہ بھی سمجھ پڑھنے کا علحضرت علیہ الرحمۃ کے دوسرے جملہ کا بھی مفہوم ہے اور اسی ہی حالت کی ممانعت کی بات کہ رہے ہیں نہ کہ کھلی چھلی دے رہے ہیں۔

## جو تھی وضاحت

بعض لوگ دور حاضر کے ایک عالم دین علماء نظام رسول علیہ الرحمۃ علیہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ نوافل کی جماعت چاہئے۔

اس مسئلہ میں عرض ہے کہ شیخ الحدیث علامہ نظام رسول علیہ الرحمۃ علیہ نے نوافل کی جماعت کے جائز ہوتے کے بارے میں جو کلمات لکھے ہیں سب سے پہلے اسے ملاحظہ فرمائیے پھر میں اس پر قبول و قابل جوئیں کروں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ عبارت یہ ہے

"اس باب کی احادیث کا اہم فائدہ یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا جائز ہے اور گھر میں جماعت کرنا جائز ہے"

(شرح صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۹۵)

علامہ سعیدی صاحب اس باب کی جن احادیث کی جانب اشارہ کر کے نوافل کی جماعت کے جواز کی بات کہ رہے ہیں ان میں کوئی ایک حدیث بھی اسی نہیں ہے جن میں نام کے ملا وہ تمیں افراد سے زائد مقتدی ہوں

لہذاں حق ہو گا کہ "اس باب کی احادیث کا اہم فائدہ یہ ہے" سے یہ مطلب اندر کروں کہ یہاں نوافل کی جماعت سے مراد تدائی کے بغیر ہے یعنی نام کے سواتھ سے زائد مقتدی نہ ہوں اور قریب اسی پر موجود ہے اس لئے علامہ سعیدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ہمارے موقف کی دلیل توہن یعنی ہے لیکن تدائی کے ساتھ جماعت کرنے والوں کی دلیل نہیں ہن یعنی۔ عبارت کا دوسرا حصہ ہے "کہ جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا جائز ہے" اس حصہ میں نوافل کی جماعت کو مطلق رکھا کیا ہے اور قاعده کے مطابق ہم اس مطلق کو مذہب سابقہ اور اتنی میں گذر چکا ہے کہ نام کے طالوں تین مقتدی تک نوافل کی جماعت بلا کراہت جائز ہے لہذا یہاں بھی عبارت میں موجود بلا کراہت جواز کی صورت تین مقتدی تک ہی ہوگی۔ یہ حصہ بھی ہمارے موقف کی تائید کر رہا ہے۔ ہاں اگر عبارت یوں ہوتی ہے "کہ تدائی جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا جائز ہے" پھر تو ہماری تحریک لغو ہوتی لیکن ایسا نہیں ہے۔

## بانجھوین وضاحت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شبِ معراج نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس میں اپنیے کرام ملیحیم السلام کی جو نامت فرمائی وہ نفس تماز جنمی اس لئے نفس کی جماعت جائز ہے اس کا برا آسان سایہ اور وہ یہ ہے کہ یہ خصوصیات نبی ﷺ میں سے ہے۔ حوالہ کے لئے وقار القناؤی جلد دوم صفحہ ۲۴۶ کا مطالعہ کریں۔

## جهش وضاحت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب بہار شریعت علی الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ممانعت میں خلوٰجیں کرنا چاہیے عرض ہے کہ کیا صاحب بہار شریعت علی الرحمۃ نے یہ لکھا ہے کہ نوافل کی جماعت کرنے میں خلوٰکرنا چاہیے اگر جماعت کے اہتمام میں خلوٰہ کا تو خاہر ہے کہ اس کی ممانعت میں بھی خلوٰکرنا پڑے گا۔ فَمَا اشْفَاقُكُمُ الْكُفَّارُ  
فَأَشْفَقُتُمُ الْعُمَّ

## نوافل شبِ مسراح

حضرت اُنس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے فی رجب لیلۃ بکتب للعامل فیہا حسنات مائیہ سنۃ  
وذلك لثالث بقین من رجب فعن مصلی فیہا اثنی عشر رکعۃ يقرأ فی رکعۃ فاتحة الکتاب  
و سورۃ من القرآن ویشهد فی کل رکعۃ وسلم فی آخر هن ثم يقول سبحان اللہ والحمد لله  
ولالله الا الله وله اکبر مائیہ مرۃ ویستغفر مائیہ مرۃ ویصل علی النبی مصلی اللہ علیہ وسلم  
مائیہ مرۃ ویدعو النفس بما شاء من دنیاہ او آخرتہ ویصیم صائمانہ فان اللہ یستجب دعائہ  
کلہ الا ان یدعو فی معصیتہ رجب۔ (فتویٰ رضویہ ن، ۲۵۹ ص)

**تعویذ:** - رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل یتک کرنے والے کو سورہ س کی تکبیں کا ثواب ہے اور  
اور جب کی تائیسویں شب ہے جو اس میں پارہ رکعت پڑھتے ہو رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو  
رکعت پر انتیقات اور آخر میں بعد سلام سبحان اللہ والحمد لله ولالله الا الله وله اکبر سوبار استغفار، سو  
پارہ درود شریف، اور اپنی دنیا و آخرت جس چیز کی چاہے دعا ملتگی اور صحیح کو روڑو رکعے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب  
دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعا کے جو کہا کیلئے ہو۔

**نحو:** - (۱) اس شب پارہ رکعت نوافل ادا فرمائیں۔

(۲) سورۃ الفاتحہ کے بعد آپ کو جو بھی سورت صحیح یاد ہو ملائیں اور ہر دور رکعت پر سلام پھر س اور ہر دور رکعت  
کے بعد درج ذیل و مخالف پڑھیں۔

(۳) سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا إِلَهَ أَكْبَرُ سوبار

(۴) أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَرَقِي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ سوبار

(۵) جو بھی درود شریف صحیح یاد ہو سوبار

(۶) نیت بزیان عربی: نَوَّبْتُ أَنْ أُصْلِيَ اللَّهُ تَعَالَى رَكْعَتَ صَلَاةِ لَيْلَةِ الْمَعْزَاجِ مُتَوَجِّهًا إِلَى  
جَهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ۔ اللَّهُ أَكْبَرُ

(۷) نیت بزیان اردو: میں نے نیت کی کہ دور رکعت نماز شب مردج کی ادا کروں مدد میرا کعبہ شریف  
کی طرف۔ اللہ اکبر

## اعمال شب برأت

۱۔ مروی ہے کہ اس روز غروب آنتاب کے وقت چالیس بار لاحقون و لا فوئہ الا باللہ العلی القطیع  
پڑھتے اور سو بار درود شریف پڑھتے تو اس کے چالیس سال کے گناہ بخشنے جائیں۔ چالیس چالیس حوریں بہشت میں  
عطائے جائیں اور چالیس آدمیوں کو اسکی شفاخت پر دوزخ سے نجات مل جائے۔  
۲۔ غرب کے بعد قصل کرے اور دور رکعت نماز تجیہ الوضو ہے۔

ہر رکعت میں ایک بار **هُوَ اللّٰہُ الَّذِي لَا إِلٰهٌ إِلَّا هُوَ عَلِیٌّ الْعَظِیْمُ وَ الشَّهَادَةُ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ**  
**هُوَ اللّٰہُ الَّذِي لَا إِلٰهٌ إِلَّا هُوَ الْعَلِیُّ الْقَدُّوسُ السَّلَمُ الْمُلُمُونُ الْمُهَمَّنُ الْغَرِیْبُ الْجَنَّازُ**  
**الْمُتَكَبِّرُ مُشْتَغَلُ اللّٰہُ عَمَّا يُشَرِّکُوْهُ هُوَ اللّٰہُ الْخَلِقُ الْتَّارِیْخُ الْمَصْوُرُ لَهُ الْأَنْتَهَىُ**  
**الْخُشْلُ يُسْتَهْلِکُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْغَرِیْبُ الْحَكِيمُ** اور سورہ اخلاص تمیں بار،  
بعدہ پچھر رکعت اٹل دو دور رکعت کی نیت سے پڑھتے۔ ہر کیلی دور رکعت پڑھ کر ایک بار چالیس شریف، سورہ اخلاص  
مرتیبہ، دعا شب برأت (دعا شب برأت آفرین صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں) ایک مرتبہ پڑھتے اور درازی عمر  
کی دعائیں۔

دوسری دور رکعت بھی طریقہ ذکورہ کی طرح پڑھتے اور دفعہ بیاکی ذکار کرے۔

اور تیسرا دور رکعت بھی طریقہ ذکورہ سے پڑھتے اور محقق کامیابی نہ ہونے کی دعا کرے (کعبہ میں)  
جو کوئی رات میں سرمه لگائے۔ تمیں سلاسلی و اہمی آنکھیں اور باریں آنکھیں دوسلاں یا، سرمه لگائے وقت یہ  
درود شریف پڑھتا ہے۔ اللّٰهُمَّ صلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نُبُوْلَكَ التَّمِيْنِ وَعَلٰی اِلٰهِ وَآَسْحَابِهِ  
وَبَارِكْلَا وَسَلِّمْ توبُرَے سال آنکھیں دکھے گی، حبادت الہی میں سستی کرے گا اور نظر جیز ہو جائیں

## رات کی نوافل

- ۱۔ مائیت بالسنة میں ہے کہ پیدا رکعت توافق ادا کرے، سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت صحیح یاد ہو ملائے، پیدا رکعت حکم ہونے کے بعد
- ۲۔ سورہ فاتحہ پیدا مرتبہ
  - ۳۔ سورہ اخلاص پیدا مرتبہ
  - ۴۔ سورہ قصہ پیدا مرتبہ
  - ۵۔ سورہ ناس پیدا مرتبہ
  - ۶۔ آیہ الکرسی ایک مرتبہ
  - ۷۔ اور یہ آیت ایک مرتبہ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عِنْدَهُمْ خَرِبَتْ عَنْكُمْ بِالْمُلْمَمِنِقَ رَهْقَفَ رَّحِيمٌ ۝ فَإِنْ تُؤْلُوا فَقْلُ خَنْبِي اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ عَلَيْهِ تَوْكِلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الظَّاهِرِ ۝

۸۔ جو شخص اس رات سور کعت نقل پڑھے۔ اللہ تعالیٰ عذاب سے بچانے کے کیلئے تم فرشتے ہیجے کا تم فرشتے جنت کی بشارت دینے کے لئے، تم دنیا کی آنکوں، باؤں کو اس سے دور کریں گے اور وہ فرشتے اعلیٰ کے مکرو فریب کو دور کریں گے (تاجیر صادقی عن حرمہ اہم ۱۵)

**نوٹ:-** مذکورہ بالا سور کعت میں سورہ فاتحہ کے بعد جو رکعت میں دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیجے۔ خدا کو توافق جو نہر سو اور حج میں درج ہے وقت کی مناسبت سے دو توں میں سے کسی ایک کو پڑھ سکتے ہیں مگر زیادہ بہتر جو والی ہے۔

(۵) **نبیت بیزان عربی:** - تَوَنَّثْ أَنْ أَصْبَلَ لِلَّهِ تَعَالَى رَكْنَتَنِ صَلَوةً أَنْتِلَةَ الْعَرَابَ مُتَوَجِّهًا إِلَى جَمَةَ الْكَنْتَنَةِ الشَّرِيقَةِ - اللَّهُ أَكْبَرَ

(۱) **نیت بزیان اردو:** میں نے نیت کی کہ دور کعت نماز شب برآٹ کی او اکروں مذہبیں میر اکبر شریف کی طرف۔ اللہ اکبر

## نوافل شبِ قدر

اس شب میں بار بار کعت نوافل درج ذیل طریقے سے ادا فرمائیں۔

(۱) دور کعت اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھیں۔

(۲) دور کعت اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سات بار، بعد فتحم نماز یہ دعا ستر بار

پڑھیں

أَسْعِفُ إِلَهَ الظُّلْمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيْمَدُ وَأَنُوْثُ إِلَيْهِ

(۳) چار رکعت پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار الْهَمْلُ الشَّكْلُ ثُمَّ تین بار سورہ اخلاص تین بار

(۴) چار رکعت پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین بار اور سورہ اخلاص پچاس بار، بعد فتحم نماز یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

(۵) **نیت بزیان عربی:** - نویتُ أَنْ أُعْلِيَ بِلُوْنَتِكَ عَلَى زَكْمَعَنِ مَسْلُوَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُتَوَجِّهًا إِلَى  
جَمَّةِ الْكَتْبَةِ الشَّرِيقَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ

(۶) **نیت بزیان اردو:** میں نے نیت کی کہ دور کعت نماز شب قدر کی او اکروں مذہبیں میر اکبر شریف کی

طرف۔ اللہ اکبر

## صلوة التسبیح بِزَهْنِی کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بھیگر تحریک کے بعد شاد پڑتے شاد کے بعد پندرو بار یہ پڑھئے شیخان اللہ وَالْحَمْدُ  
لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر اعود بالله، بسم الله سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر اس پارسی کفر  
پڑھتے، پھر کوئی میں سیحان ربی العظیم کے بعد بیتی کلہ دس بار پڑھتے، پھر کوئی سے انکر کر سمع الله  
لعن حمدہ کے بعد بیتی کلہ دس بار پڑھتے، پھر حمدہ میں سیحان ربی الاعل کے بعد بیتی کلہ دس بار پڑھتے،

پھر سجدے سے انچ کر جانے میں بھی گلہ دس بار پڑتے، پھر دوسرے سجدے میں صحیح کے بعد دس بار پڑتے پھر  
کھڑے ہو کر جسم اللہ سے پہلے پدرہ بار پڑتے پھر ای ترجیب سے چار رکعتیں پوری کرے اور چاروں رکعتوں  
میں یہ صحیح تین سو بار پڑتی جائے گی۔

(۱) **نیت بزیان عربی:** - نَوْيَتُ أَنْ أَصْلِي بِطُوْنَاعَلِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ حَسْلُوْةَ التَّسْبِيْحِ مُشَوَّجَهَا  
الْجَمَهُوْرَةُ الْكَبِيْرَةُ الْمُكَبِّرَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ

(۲) **نیت بزیان اردو:** میں نے نیت کی کہ چار رکعت نماز حسلوہ اتسیح کی ادا کروں مذہب را عب شریف کی  
طرف۔ اللہ اکبر



## ذَعَانِي شَبْرَات

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَنْتَهَى وَلَا يُمَنْ عَلَيْهِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا ذَا  
الظَّوْلِ وَالْإِنْعَامِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهَرَ الْلَّاجِينَ، وَجَارَ  
الْمُسْتَجِيرِينَ، وَأَمَانَ الْخَائِفِينَ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي  
عِنْدَكَ فِي أُمُّ الْكِتَابِ شَقِيقًا أَوْ مَخْرُونًا أَوْ مَظْرُودًا أَوْ مُقْتَرِنًا عَلَيَّ  
فِي الرِّزْقِ، فَامْحُ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِي وَحِزْمَانِي وَطَرَدِي  
وَإِقْتَارَ رِزْقِي، وَأَثْبِتْنِي عِنْدَكَ فِي أُمُّ الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرْزُوقًا  
مُوْفَقًا لِلْخَيْرَاتِ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ  
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ: (يَنْهَا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ  
أُمُّ الْكِتَابِ)، إِلَهِي بِالتَّجَلِي الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ  
شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ، الَّتِي يُفَرَّقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٌ وَيُبَدَّلُ، أَنْ  
تُكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا أَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ،  
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْزَزُ الْأَكْرَمُ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ  
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَاحِبِهِ وَسَلَّمَ